قرآنیات

اشراق

البیان

جاوید احمد غامدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورة السجدة

(۲)

(گذشتہ سے پیوستہ)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ
وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۩ ﴿١٥﴾ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ

ہماری آیتوں پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں، (اے پیغمبر) کہ اُنھیں جب اِن کے ذریعے سے یاددہانی کی جاتی ہے تو سجدے میں گر پڑتے ہیں[۸۶] اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اُس کی تسبیح کرتے ہیں[۸۷] اور وہ ہرگز تکبر نہیں کرتے۔[۸۸] اُن کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں۔ وہ اپنے رب کو

۸۶۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی ہے کہ جو لوگ اپنی برتری کے زعم میں تمھارے ساتھ جھگڑ رہے ہیں، اُن سے کسی خیر کی امید نہ رکھو، ہماری آیتوں پر تو ایسی خشیت و انابت کے حاملین ہی ایمان لائیں گے جو اُنھیں سن کر اپنا سر خدا کے سامنے جھکا دیتے ہیں۔

۸۷۔ یعنی اُس کے لیے تمام اعلیٰ صفات کا اقرار کرتے اور اُسے ہر عیب اور نقص سے پاک قرار دیتے ہیں۔

۸۸۔ یعنی کسی حق کے مقابلے میں، خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا، کبھی اکڑتے نہیں ہیں۔

خَوْفًا وَّطَمَعًا ز وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿١٦﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ
لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ج جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٧﴾
اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ط لَا يَسْتَوٗنَ ﴿١٨﴾ صلے اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ز نُزُلًاۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾ وَاَمَّا

خوف اور طمع کے ساتھ پکارتے ہیں[٨٩] اور جو کچھ ہم نے اُن کو دیا ہے، اُس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ سو کسی کو پتا نہیں کہ اُن کے اعمال کے صلے میں اُن کے لیے آنکھوں کی کیا ٹھنڈک چھپا رکھی گئی ہے۔[٩٠] ١٥-١٧

(یہ اِس کو نہیں مانتے) تو (اِن سے پوچھو کہ) کیا جو مومن ہے، وہ اُس شخص کی طرح ہو جائے گا جو نافرمان ہے؟[٩١] دونوں یکساں نہیں ہو سکتے۔[٩٢] جو ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل کیے ہیں، اُن کے لیے راحت کے باغ ہیں،[٩٣] پہلی ضیافت کے طور پر، اُن کے اعمال کے صلے میں۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

٨٩۔ اِس لیے کہ اُنھیں خدا کے حضور پیشی اور آخرت کی بازپرس کا خوف بھی رہتا ہے اور وہ امید بھی اپنے پروردگار ہی سے رکھتے ہیں۔ چنانچہ آرام کو تج کر اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر اِسی خوف اور امید کے ساتھ اپنے رب سے دعا و مناجات کرتے اور اُس کی نمازیں پڑھتے ہیں۔

٩٠۔ یہ اُس ابدی بادشاہی کی طرف اشارہ ہے جو نیکوکاروں کو اُن کی چند روزہ مساعی کے صلے میں ملنے والی ہے۔

٩١۔ یعنی اپنے انجام کے لحاظ سے۔

٩٢۔ اِس لیے کہ اگر ایسا نہ ہو تو اِس کے معنی تو پھر یہ ہوئے کہ یہ کارخانۂ کائنات بالکل عبث بنایا گیا ہے، اِس کی حیثیت ایک لیلا اور تماشا گاہ سے زیادہ نہیں ہے اور اِس کا خالق رحمت و حکمت اور عدل و انصاف جیسی اعلیٰ صفات سے بالکل تہی ہے۔

٩٣۔ یہ اُن باغوں کا ذکر ہے، جہاں اصل جنت میں داخل ہونے سے پہلے اولین ضیافت کے لیے ایمان

الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا
وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾
وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ۭ اِنَّا مِنَ
الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۲۲﴾

اور جو نافرمانی کرتے رہے، اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ جب کبھی اُس سے نکلنا چاہیں گے، اُسی میں دھکیل دیے جائیں گے اور اُن سے کہا جائے گا کہ اب چکھو آگ کے اُس عذاب کا مزہ جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔۱۸-۲۰

اِس بڑے عذاب سے پہلے ہم کسی قریب کے عذاب کا مزہ[۹۴] بھی اُن کو ضرور چکھائیں گے تاکہ وہ رجوع کریں۔ اُن سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جنھیں اُن کے پروردگار کی آیتوں کے ذریعے سے یاددہانی کی جائے، پھر وہ اُن سے اعراض کریں؟ ایسے مجرموں سے[۹۵] تو ہم ضرور انتقام لیں گے۔۲۱-۲۲

والوں کو ٹھیرایا جائے گا۔ اِن کے لیے 'جَنّٰت' کا لفظ جمع استعمال ہوا ہے۔ اِس سے یہ بات نکلتی ہے کہ یہ تمام اہل جنت کے لیے الگ الگ ہوں گے۔ قرآن نے دوسری جگہ یہ بھی بتا دیا ہے کہ یہ 'سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى' کے پاس ہیں جو عالم ناسوت اور عالم لاہوت کے درمیان آخری نقطۂ اتصال ہے۔

۹۴۔ یعنی جو اِسی دنیا میں آکر اِنھیں جھنجھوڑے گا۔ قریش کے لیے اِس قریب کے عذاب کا سلسلہ غزوۂ بدر سے شروع ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ جن قوموں کی طرف اپنا رسول بھیجتے ہیں، اُن کے لیے یہی سنت الٰہی ہے کہ بڑے عذاب سے پہلے اُنھیں اِسی طرح قریب کے عذابوں سے تنبیہ کی جائے۔

۹۵۔ یعنی جن کی طرف خدا کے رسول کی بعثت ہوئی اور اُس نے اُنھیں خدا کی آیتیں پڑھ کر سنائیں اور اُن پر ہر لحاظ سے اتمام حجت کر دیا، لیکن پھر بھی نہیں مانے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ وَجَعَلْنٰهُ
هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۲۳﴾ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا
وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا
كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾

اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ

ہم نے موسیٰ کو بھی کتاب دی تھی (اور اُس کے جھٹلانے والوں سے بھی اِسی طرح انتقام لیا تھا)،[۹۶] اِس لیے، (اے پیغمبر)، تم اِس کے متعلق کسی شک میں نہ رہو کہ اُس دن سے دوچار ہونا ہے۔[۹۷] اور بنی اسرائیل کے لیے ہم نے اُسی کتاب کو ہدایت بنایا تھا اور جب اُنھوں نے ثابت قدمی دکھائی اور وہ ہماری آیتوں پر یقین بھی رکھتے تھے تو اُن کے اندر ایسے پیشوا اٹھائے تھے جو ہمارے حکم سے اُن کی رہنمائی کرتے تھے۔[۹۸] (پھر وہ اختلافات میں پڑ گئے تو) اِس میں کچھ شک نہیں کہ (اب) تیرا پروردگار ہی قیامت کے دن اُن کے درمیان اُن چیزوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتے رہے ہیں۔ ۲۳-۲۵

کیا یہ چیز بھی اِن کے لیے ہدایت کا ذریعہ نہیں بنی کہ اِن سے پہلے کتنی ہی قوموں کو ہم نے ہلاک

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۹۶۔ یعنی فرعون اور اُس کے اعیان واکابر سے۔

۹۷۔ یہ خطاب اگرچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے، لیکن اِس میں جو تنبیہ ہے، اُس کا رخ اُنھی مکذبین کی طرف ہے جو سورہ کے مخاطب ہیں۔ گویا بات اُن سے منہ پھیر کر کہی گئی ہے۔

۹۸۔ یعنی اِس وقت کے ائمۂ ضلالت کی طرح شیطان کے پیرو نہیں بن گئے تھے۔ یہ مسلمانوں کو بشارت دی ہے کہ وہ بھی اگر خدا کی کتاب کو قبول کریں گے اور پورے یقین کے ساتھ اُس پر ثابت قدم رہیں گے تو اُن کے اندر بھی ایسے ہی ائمۂ ہدایت پیدا ہوں گے جو دنیا اور آخرت، دونوں میں اُن کے لیے سرفرازی کا باعث بنیں گے۔

مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؕ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٢٦﴾

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ

مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٢٧﴾

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٨﴾ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا

کر دیا؟ اُنھی کے (اجڑے ہوئے) گھروں میں آج یہ چلتے پھرتے ہیں۔[99] اِس میں، یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں۔[100] پھر کیا یہ سنتے نہیں ہیں![101] ۲۶

(اِنھیں تعجب ہے کہ قیامت کس طرح ہو گی! اِن سے پوچھو)، کیا اِنھوں نے دیکھا نہیں کہ ہم پانی (کے بادلوں) کو چٹیل میدان کی طرف ہانک کر لے جاتے ہیں، پھر اُس سے کھیتی اگاتے ہیں جس سے اِن کے چوپایے بھی کھاتے ہیں اور یہ خود بھی۔ پھر کیا دیکھتے نہیں ہیں![102] ۲۷

پوچھتے ہیں[103] کہ یہ فیصلہ کب ہو گا، اگر تم سچے ہو؟[104] (کیا یہ اُس کو دیکھ کر ماننا چاہتے ہیں)؟

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۹۹۔ قوم فرعون کے بعد اب یہ عاد و ثمود اور قوم لوط وغیرہ کے انجام کی طرف بھی اشارہ کر دیا ہے۔

۱۰۰۔ یعنی اُس سنت کے ظہور کی نشانیاں ہیں جو رسولوں کے باب میں اِنھیں بتائی جا رہی ہے۔

۱۰۱۔ مطلب یہ ہے کہ اِن قوموں کی سرگذشتیں جب قرآن میں اِنھیں سنائی جاتی ہیں تو سنتے نہیں ہیں؟ 'سننا' یہاں اپنے حقیقی مفہوم میں استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ سمجھنے اور عبرت حاصل کرنے کے مفہوم میں ہے۔

۱۰۲۔ یعنی ہماری قدرت اور ربوبیت کی اِس غیر معمولی نشانی کو دیکھنے کے بعد بھی اِنھیں تعجب ہے؟ کیا اندھے ہو چکے ہیں کہ آئے دن مردہ زمین کو زندہ ہوتے دیکھتے ہیں، پھر بھی اِس شک میں مبتلا ہیں کہ خدا اِن کو دوبارہ کس طرح اٹھائے گا؟

۱۰۳۔ یعنی تاریخ اور آفاق کے اِن سارے شواہد کو دیکھنے کے باوجود پوچھتے ہیں۔

۱۰۴۔ یہ سوال طنز و استہزا کے انداز میں کیا جاتا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ دنیا اور آخرت میں جس فیصلے کی وعید سنا رہے ہو، آخر وہ کب صادر ہو گا؟ اُس کے لیے اگر کوئی دن مقرر ہے تو وہ آ کیوں نہیں جاتا؟ اگر تم سچے ہو تو

يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٢٩﴾ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ
وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿٣٠﴾

اِن سے کہو، فیصلے کے دن انکار کرنے والوں کا ایمان اُنھیں کچھ بھی نفع نہ دے گا اور نہ (اُس کے بعد) اُنھیں مہلت دی جائے گی۔ سواِن کا خیال چھوڑو، (اے پیغمبر)، اور انتظار کرو، یہ بھی منتظر ہی ہیں۔ ۲۸۔۳۰

اُسے لا کر دکھاؤ یا کم سے کم اُس کے آنے کا وقت ہی بتا دو، ہم اُس کے بعد ہی مانیں گے۔

کوالالمپور

۲۱/ مارچ ۲۰۱۴ء

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com